صوفیائے کرام کی مدح ومنقبت میں چھوٹی بڑی نظموں کے علاوہ بعض نظمیں امام حسین اور واقعۂ کربلا پر ہیں، لیکن ان نظموں کی یہ خصوصیت قابل داد ہے کہ امام حسین اور شہدائے کربلا کا ماتم جس طرح ہر سال بڑی دھوم دھام اور طمطراق سے منایا جاتا ہے اس پر سخت تنقید کی گئی ہے، چنانچہ درس شہادت کے عنوان سے جو ایک طویل نظم ہے اس کے ایک بند کے آخری شعر میں کہتے ہیں:

احسان کر رہے ہو یہ روحِ امام پر
رونا ہی صرف سیکھے ہو مولا کے نام پر؟

ایک اور بند کا آخری شعر ہے:

کیسا یہ احترام ہے خونِ شہید کا
جو کام کر رہے ہیں وہ شمر و یزید کا۔؟

اس کتاب کا اجرا پچھلے دنوں پندرھویں صدی ہجری کی تقریبات کے سلسلہ میں جو ایک بین الاقوامی سمینار نئی دہلی میں ہوا تھا اس موقع پر کانفرنس کی نہایت دلآویز وفکر انگیز افتتاحی تقریر کے بعد وزیر اعظم اندرا گاندھی نے کیا تھا، پھر اس کتاب پر نائب صدر ہند جناب محمد ہدایت اللہ نے چار صفحات کا جو پرمغز اور دلچسپ پیش لفظ لکھا ہے وہ خود موصوف کے لطیف وحسین ذوق شعر وادب کا آئینہ دار ہے اس پیش لفظ میں نعت گوئی کی سنگلاخ وادی کے نشیب و فراز پر کلام کرنے کے بعد موصوف نے بالکل بجا لکھا ہے کہ "عارف صاحب کی نعتوں میں ایمان اور ایقان کی پختگی، تاثیر و نفوذ، فن کی عظمت، اسلوب کی دلآویزی اور عقیدت کے جذبات کی شدت ہر شعر میں نمایاں ہے (ص ۱۳) اس کتاب کا مطالعہ "ہم خرما و ہم ثواب" کا مصداق ہوگا۔

<u>گلنار خلیل</u> از جناب خلیل الرحمٰن خلیل مرحوم تقطیع متوسط ضخامت ۹۶ صفحات، کتابت وطباعت اور کاغذ اعلیٰ قیمت مجلد درج نہیں پتہ: شوکت آرا بیگم

۱۰ بی - امداد علی لین - کلکتہ - ۱۶

خلیل الرحمٰن صاحب کلکتہ کے عجیب خوش ذوق اور باغ و بہار انسان تھے، کلکتہ یونیورسٹی سے انگریزی میں ایم۔ اے کرنے کے بعد کلکتہ میں ڈپٹی مجسٹریٹ ہوئے۔ اور فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کے عہدہ تک پہنچے اور اسی سے ریٹائرڈ ہوئے۔ لیکن شعر و ادب کا ذوق فطری تھا اور اردو تو ان کی مادری زبان تھی، فارسی شعر و ادب کا بھی بڑا پاکیزہ اور لطیف مذاق رکھتے تھے اس بنا پر سرکاری ملازمت کی غیر شاعرانہ مصروفیتوں کے ہنگامہ میں بھی دونوں زبانوں میں فکر سخن کرتے رہے، ادبی مجلسوں میں اپنا کلام سناتے اور سخن شناسان گرامی مرتبت سے بے ساختہ داد پاتے تھے، ۱۹۷۵ء میں راہی ملک بقا ہو گئے، تو ان کی محبوب بیوہ نے جن کی نسبت انھوں نے ایک فارسی غزل میں کہا ہے:

شوکت آرا بہ خلیل آمدہ ہمراہ او
شان و شوکت شرف و عز و وقار آمدہ است

مرحوم کا کلام جو کچھ بھی ملا اسے یکجا کر کے شائع کر دیا ہے، یہ مجموعہ اگرچہ مختصر ہے لیکن اس میں اردو فارسی، غزل نظم مرثیہ سب کچھ ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے مرحوم کو ہر صنف سخن پر یکساں قدرت تھی۔ فارسی کلام میں حافظ کا رنگ نمایاں ہے۔ متعدد اردو فارسی نظمیں اور غزلیں نعت میں بھی ہیں ان میں بڑی بے ساختگی اور دل برداشتگی ہے جو شاعر کے عشق نبوی کا آئینہ دار ہیں۔ اردو غزلوں میں سوز و گداز، درد و کرب، نزاکت خیال اور جدت اسلوب و طرفگی اظہار و بیان کی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں غزلوں میں جو رمزیت ہے وہ اس کی دلیل ہے کہ شاعر نے غم روزگار کو غم جاناں بنا لیا ہے اور یہ ایک شاعر کے فنکار ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ امید ہے ارباب ذوق اس کے مطالعہ سے شادکام ہوں گے۔ (س)